Page No. 1
Date 07/07/21

M.A. Islamic Studies Sem I
~~paper 1st~~

Topic: Preaching of Islam Under pious caliph

By: Mumtaz Alam Razvi

خلافت راشدہ میں اسلام کی اشاعت

عرب کے بہت سے شہر نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی حیات طیبہ ہی میں اسلام سے آشنا ہو چکے تھے جب عہد خلافت راشدہ آیا تو مختلف رنگ و نسل اور زبان و مذہب سے تعلق رکھنے والی قومیں آباد تھیں ایران کے باشندے فارسی بولتے تھے اور ان کا مذہب آتش پرستی تھا مصر اور شام میں قبطی سریانی اور یونانی زبانیں بولی جاتی تھیں اور ان ملکوں کے باشندے عیسائی تھے عربی زبان صرف عرب اور اس سے ملے ہوئے علاقوں میں بولی جاتی تھی عرب کے باشندے تقریباً تمام مسلمان تھے لیکن دوسرے ملکوں میں یہ صورت حال نہیں تھی ایران، عراق، شام اور مصر میں اسلام تیزی سے پھیل رہا تھا اور یہاں کی قومیں اپنے آبائی مذہب کو چھوڑ کر ملت اسلامیہ میں شامل ہو رہی تھیں لیکن ان ملکوں میں اکثریت اب بھی غیر مسلم تھی مسلمان باشندوں کو خواہ وہ کسی مذہب اور کسی نسل سے تعلق رکھتے ہوں وہی حقوق حاصل تھے جو عرب مسلمانوں کو حاصل تھے ان کا غیر عرب ہونا عربوں کے برابر حقوق حاصل کرنے کی راہ میں رکاوٹ نہیں تھا۔ لیکن خلافت راشدہ چونکہ ایک نظریاتی ریاست تھی اور اس کی حکومت میں تھی جس کی بنیاد وطن یا نسل پر نہیں ... اس لیے یہاں کی غیر مسلم آبادی کو مسلمانوں کے برابر حقوق حاصل تھے ۔

کو حکومت میں برابری کی حیثیت سے شریک نہیں کیا جاتا
تھا لیکن ایک شہری کی حیثیت سے غیر مسلموں کو مسلمانوں
کے برابر حقوق حاصل تھے

اسلامی حکومت نے چونکہ ان کی
جان و مال اور حفاظت کی ذمہ داری اپنے ذمے لی تھی اس
لیے غیر مسلم آبادی کو ذمی کہا جاتا تھا ذمیوں پر فوجی
خدمت لازمی نہیں تھی اور اس کے بدلے میں ان سے ایک
معمولی سا ٹیکس لیا جاتا تھا جسے جزیہ کہا جاتا ہے
خلافت راشدہ میں اس کی مثالیں موجود ہیں کہ جب
مسلمان کسی مفتوحہ علاقے کی حفاظت نہیں کر سکتے تھے
اور اس علاقے کو خالی کرنے پر مجبور ہوتے تھے تو جزیہ
کی رقم غیر مسلموں کو واپس کر دیتے تھے مفتوحہ قوموں
اور دوسرے مذاہب کی آبادی سے ایسے منصفانہ سلوک
کی مثال خلافت راشدہ کے علاوہ کسی دور میں نہیں
ملے گی ۔ اسلامی حکومت مسلمانوں کی طرح غیر مسلم
کی بھی معاشی کفالت کی بھی ذمہ داری تھی اور جو غیر مسلم
محتاج ہو جاتے تھے ان کو سرکاری بیت المال سے وظیفہ
دیا جاتا تھا۔

عرب میں نجران کے عیسائیوں اور خیبر کے
یہودیوں کو بعض مصلحتوں کی وجہ سے حضرت عمرؓ نے شام
جلاوطن کر دیا تھا مگر ان کو نئے علاقوں میں آباد ہونے کی
پوری سہولتیں دیں۔ بعض جگہ ایک گرجا بنانے کو کہا گیا تھا
مگر اس سے ان کی تذلیل نہیں دونوں قوموں میں امتیاز
باقی رکھنا مقصود تھا۔